رسائل و مسائل

خواتین کی تصاویر اور چہرے کا پردہ

جناب ملک غلام علی صاحب۔ منصورہ، لاہور

سوال:۔ ایک دو مسائل کے حل کے لیے آپ کو تکلیف دی جا رہی ہے۔ امید ہے کہ آپ ہمارے ان مسائل پر سب سے پہلے توجہ فرمائیں گے۔ آٹھ تا دس نومبر ۸۹ء کے اجتماعِ عام میں ہزاروں مرد و خواتین کے سامنے اسلام کے حکم پر چل کر ہمیں نمونہ پیش کرنا چاہیے۔ اسی طرح عام خواتین مسائل کو سمجھنے اور شریعت کے عملی تقاضوں پر کاربند ہونے میں آسانی محسوس کریں گی۔ مثلاً چہرے کے پردہ کا کیا حکم ہے۔

"کیا پورا جسم چادر یا برقعے سے ڈھانپ لینے کے باوجود چہرہ کھلا رکھا جاسکتا ہے؟"

چونکہ ہمارے ملک کے علماء کی اکثریت نے چہرہ ڈھانپنے کا حکم ہی سمجھا ہے۔ اِلّا یہ کہ کوئی انتہائی ضرورت چہرہ کھولنے کی پڑ جائے۔ یہ مسئلہ ہم اس لیے اُٹھا رہے ہیں کہ آج کل پھر کچھ افراد چہرے کے پردے کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں۔ بات دلائلِ قرآن و سنت کے ساتھ واضح ہونی چاہیے۔

اس معاملے میں یہ وضاحت بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ بعض علمائے جامعۃ الازہر نے چہرہ کو کھلا رکھنے کے جواز کا حکم دے کر قوم کے ذہنوں میں انتشار پھیلا دیا ہے۔ اس طرح کی باتوں کو شریعت گریز طبقہ خوب اُچھالتا ہے۔

کیونکہ ہمارے معاشرے میں جامعہ الازہر کا ایک احترام پایا جاتا ہے۔ ادھر خوشی کی بات ہے کہ آج کل افرادِ قوم، خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں سمجھ سمجھ کر اسلام کو بحیثیت دین اختیار کر رہے ہیں۔ اس لیے اندیشہ ہے کہ ہماری ذرا سی بھی کوتاہی گمراہی پھیلانے کا سبب نہ بن جائے۔ آپ ہمیں قرآن و حدیث اور صحابہؓ کے مکمل دلائل سے واضح کریں تاکہ دلوں سے غلط فہمیاں دُور رہوں۔

اسی طرح فوٹو، موویِ، سکرین کے بارے میں واضح طور پہ بتایا جائے۔ کیونکہ ہمارے ہاں کئی بااثر حضرات وی سی آر کو بھی استعمال کرنا چاہتے ہیں، لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ وی سی آر پر خواتین کو تو نمایاں نہیں کیا جا سکتا۔ اجلاس خواتین کی فوٹو، مووی سکرین نہ رکھی جاتے، اس کے لیے تو سختی کے ساتھ اصل حکم کو پکڑ لیا جانا چاہیے۔

سورہ احزاب میں آیت نمبر ۵۹، تشریح حاشیہ نمبر ۱۱۰۔ ہمارے لیے حوصلہ افزا تائید مغربی لڑکیوں کے طرزِ عمل سے ملتی ہے جو خود قرآن و حدیث اور سیرۃ النبیؐ اپنی انگلش کی کتابوں میں پڑھ کر دین کو اختیار کر چکی ہیں اور تہذیبِ اسلامی اختیار کر رہی ہیں۔ ان میں سے دو چیزوں پر ان کی پابندی قابلِ رشک ہے۔ ایک یہ کہ انھوں نے قرآن خود پڑھا سمجھا اور اس کے مطابق اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا۔ دوسرے تمام مردوں کے اختلاط سے علیحدگی اختیار کرلی۔

جواب:۔

میری عزیز بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا استفسار ملا۔ مختصر جواب درج ذیل ہے:

۱۔ بالغہ عورت کا چہرہ ستر میں شامل ہے جیسے نہ محرم، عزیز، خاوند کے سامنے یا حج میں احرام کے وقت کھلا رکھا جا سکتا ہے۔ محض چہرہ ہی نہیں بلکہ عورت کے بال اور

آواز بھی ستر میں شامل ہیں۔ عورتیں اذان نہیں دے سکتیں، نماز نہیں پڑھا سکتیں۔ سورۂ احزاب میں آیت نمبر ۳۲ میں انھیں آواز میں بناوٹ سے نرمی پیدا کرنے سے روکا گیا ہے اور آیت نمبر ۵۹ میں انھیں اپنے اوپر چادریں لٹکانے اور گھونگھٹ نکالنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جس کے بعد چہرہ کھلا نہیں رہ سکتا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے بعض علمائے ازہر چہرہ کو کھولنے کا جواز سورۂ نور آیت نمبر ۳۱ سے فراہم کرتے ہیں۔ لیکن اس میں چہرہ کھولنے کی گنجائش اگر نکلتی ہے تو فقط انھی رشتہ داروں اور افراد کے لیے نکلتی ہے، جن کا ذکر آیت میں موجود ہے۔ دوسرے غیر محرم اجنبی اس میں کیسے شامل ہو گئے۔ انھیں تو حکم ہے کہ کچھ مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو (احزاب-۵۳) زینت سے مراد بہر حال یا تو چہرہ ہے یا دہ زیور، آرائش اور بناؤ سنگھار ہے جس کا اخفا اجنبی مردوں سے ممکن ہو، البتہ محرم مردوں کے سامنے ان کا اظہار فطری طور پر ناگزیر ہو۔ غیر محرم کے سامنے جب پاؤں کی پازیب سے آواز تک نکالنا ممنوع ہے تو چہرہ کھولنا کیسے جائز ہو گا۔ چہرہ تو جسم کی اصل زینت ہے، اگر وہ غیر کے سامنے کھلے گا تو زینت کیسے محفوظ و مستور رہے گی۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے، عورت احرام میں چہرہ کھلا رکھ سکتی ہے مگر اس اجازت سے جس طرح سراسر غلط اور ناجائز فائدہ ہمارے ملک کی خواتین اٹھاتی ہیں، اس کی شکایت اکثر صاحب احساس حجاج کی زبانی سنی جاتی ہے۔ جناب مولانا خلیل احمد الحامدی صاحب نے "ایشیا" میں "مشاہدات حج" کے زیر عنوان اپنی قسط نمبر ۳ شائع شدہ ۱۵ اکتوبر میں "پاکستانی خواتین سے شکایت" کے تحت جو کچھ لکھا ہے، بالخصوص انھوں نے ایک پاکستانی وزیر کی بیگم کا جو واقعہ درج کیا ہے وہ اتنا نصیحت آموز اور عبرت انگیز ہے کہ آپ کو چاہیے کہ اسے ضرور پڑھیں اور دوسری بہنوں کو بھی پڑھائیں۔

بہر کیف چہرہ میری تحقیق کے مطابق ہاتھ اور پاؤں کو چھوڑ کر جسم کے باقی حصے کے مانند ستر میں داخل ہے جس کا غیر محرم کے سامنے کھولنا جائز نہیں۔ چہرہ کھولنے کے بعد عملاً پردے کا وجود باقی نہیں رہ سکتا، رفتہ رفتہ سر، گردن، بازو اور بعض دیگر اعضائے جسم بھی کھلنا شروع ہو جاتے ہیں اور کسی جگہ رکاوٹ ممکن نہیں رہتی۔

زیادہ تفصیلی بحث میرے لیے ممکن نہیں۔ آپ اگر تفہیم القرآن سورۂ نور اور سورہ احزاب کے متعلقہ مقامات، پردہ کے متعلقہ ابواب، مولانا اصلاحی صاحب کی "پاکستانی عورت دوراہے پر"، ان کی تفسیر تدبر قرآن، ان کا کتابچہ "قرآن اور پردہ" دیکھیں تو ان میں آپ کو کافی ضروری مواد مل جائے گا۔ محمد رفیق صاحب کی کتاب قرآنیات کا ایک مضمون "عورت کے چہرے کا پردہ قرآن میں" بہت جامع اور مدلل ہے۔ یہ کتابچہ ادارۂ ترجمان القرآن یا مکتبہ تعمیر انسانیت سے مل سکے گا۔

۲۔ جو حکم میرے نزدیک چہرے کے پردے سے متعلق ہے، اس کا بعینہٖ اطلاق چہرے کی تصویر اور سکرین، وی سی آر وغیرہ پر اس کی نمائش کا بھی ہوگا۔ جو عورت اپنی تصویر اس علم و ارادہ سے کھنچواتی ہے کہ یہ بے شمار اجنبی ناظرین کے سامنے آئے گی جن میں مرد عورتیں سب شامل ہو سکتے ہیں، وہ عورت بھی گنہگار ہے اور جو لوگ ایسی تصویریں یا وی سی آر بناتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔ خواتین کے مجمعوں، جلسوں کی ایسی تصاویر میرے نزدیک جائز نہیں جن میں چہرے کے خدوخال نمایاں ہوں اور انہیں پہچانا جا سکتا ہو۔

(بقیہ عورت کی سربراہی سے متعلق حدیث کی اسنادی تحقیق)

اور اشعث حمرانی کے مقابلے میں بلند ترین درجے پر فائز تھے۔

وان کان عوف واشعث غیر مدفوعین عن صدقٍ وامانةٍ

"اگرچہ عوف بن ابی جمیلہ اور اشعث حمرانی کی صداقت و امانت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔" (مقدمہ صحیح مسلم طبع قاہرہ۔ جلد ۱ ص ۵۴)

ثقہ راویوں میں فرق مراتب تو ہوتا ہے۔ امام مسلم کا مقصد یہ ہے کہ عوف اور اشعث اگرچہ سچے تھے اور امانت و دیانت کے حامل تھے۔ مگر ابن عون اور ایوب کا درجہ ان سے بلند ترین تھا۔ یہ توثیق کے الفاظ ہی اسی لیے تو صحیح مسلم میں عوف بن ابی جمیلہ کی روایات نقل ہوتی ہیں۔ (باقی)